Press Release
پریس ریلیز
मौलाना आज़ाद नेशनल उर्दू यूनिवर्सिटी مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی
MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY
پارلیمنٹ ایکٹ کے تحت ۱۹۹۸ء میں قائم شدہ مرکزی یونیورسٹی
گچی باؤلی، حیدرآباد 032 500۔ تلنگانہ
فون و فیکس: 040-23006606، 15-23006612 (1370)، ای میل:۔ manuupro1@yahoo.com, pro@manuu.edu.in، ویب سائٹ: www.manuu.ac.in

22 ؍نومبر 2018

اردو سے عشق ہے تو اردو زبان کو زندہ رکھیے۔ ممتاز فلم ساز و شاعر گلزار کا مشورہ

اردو یونیورسٹی میں قومی سمینار ''احساس کا سفیر: گلزار'' کا انعقاد۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، ڈاکٹر تقی عابدی کی مخاطبت

حیدرآباد، 22 ؍نومبر (پریس نوٹ) اردو سے عشق ہے تو اردو زبان کو زندہ رکھیے اور اسے نظر انداز نہ کریں۔ کیونکہ اردو ہندوستان میں پیدا ہوئی اور وہ ہندوستانی زبان ہے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز شاعر، نغمہ نگار و فلم ساز جناب گلزار نے آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں ایک روزہ قومی سمینار ''احساس کا سفیر: گلزار'' کے افتتاحی اجلاس میں کیا۔ اجلاس کی صدارت ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر نے کی۔ گلزار نے جو اردو بالخصوص مرزا غالب سے اپنے عشق کے لیے شہرت رکھتے ہیں مشورہ دیا کہ اردو کے مروجہ الفاظ ضرور استعمال کریں ورنہ اردو مٹ جائے گی۔

اُردو نے ہمیشہ مختلف زبانوں کے الفاظ کو اپنے اندر سمویا ہے۔ عربی اور فارسی کے علاوہ اردو کا دامن پراکرت، سنسکرت حتیٰ کے انگریزی الفاظ سے مرصع ہے۔ بالی ووڈ فلموں میں استعمال کی جانے والی 90 فیصد زبان اردو ہی ہے۔ بطور خاص ہندی والے اردو زبان کا بڑا شوق رکھتے ہیں۔ مگر وہ اس کا صحیح تلفظ نہیں جانتے اس لیے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان کی رہنمائی کریں۔ اس سے اردو رسائی میں اضافہ ہوگا۔

گلزار نے گذشتہ دور کی معروف اداکارہ وجینتی مالا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے اردو ڈائیلاگ ٹامل رسم الخط میں لکھ کر ازبر کیا کرتی تھیں۔ کسی بھی زبان کو کسی اور رسم الخط میں لکھ کر پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

انہوں نے اپنی نئی صنف ''تروینی'' کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مختلف اصناف کی مشق کرتے ہوئے انہوں نے تروینی لکھنی شروع کی دریافت کی۔ انہوں نے اس موقع پر اپنی مشہور نظمیں، ''کتابیں''، ''یہ کیسا عشق اردو زباں کا''، ''ٹیبل لیمپ'' اور ''بلّی ماران'' مخصوص انداز میں پیش کرتے ہوئے حاضرین سے زبردست داد وصول کی۔ گلزار نے جو خود کو غالب کا ''تیسرا خادم'' مانتے ہیں، نظم ''گلی قاسم جان'' کے ذریعہ اپنے پیر و مرشد کو زبردست خراج عطا کیا۔

ڈاکٹر محمد اسلم پرویز نے صدارتی تقریر میں کہا کہ اردو یونیورسٹی سے گلزار کا رشتہ کافی پرانا ہے۔ گلزار کو یونیورسٹی نے 2012ء میں اعزازی ڈاکٹریٹ عطا کی تھی۔ گلزار نے 2014 میں اردو یونیورسٹی کا مقبول عام ترانہ تحریر کیا۔ گلزار یونیورسٹی کی ایگزیکیٹو کونسل کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر اسلم پرویز نے کہا کہ جب تک یونیورسٹی رہے گی، اس ترانے کے ذریعے گلزار سے رشتہ برقرار رہے گا۔ انہوں نے اپنے اردو ماہنامہ ''سائنس'' کے لیے گلزار کی تحریر کردہ دو نظمیں بھی پیش کیں۔

ممتاز اسکالر ڈاکٹر تقی عابدی نے کلیدی خطبہ دیا اور گلزار کو 21 ویں صدی میں اردو کا عظیم شاعر قرار دیا۔ گلزار آسان اور سلیس زبان میں شاعری کرتے ہیں۔ انہوں نے یونیورسٹی کے ارباب مجاز سے درخواست کی کہ گلزار کی شاعری کو شامل نصاب کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گلزار کو داد و تحسین تو مشاعروں ہی میں مل جاتی ہے، لیکن ایک تعلیمی ادارے کی حیثیت سے یہاں پر ان کی سخن شناسی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ''تروینی'' کو ایک نئی صنف ادب قرار دیا اور بتایا کہ اس میں صرف تین مصرعوں پر مشتمل نظم کہی جاتی ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر تقی عابدی کی کتاب ''گلزار کی تخلیق تروینی، تشریح و تجزیہ'' کا اجرا عمل میں آیا۔

مہمانِ اعزازی پروفیسر شہاب عنایت ملک، صدر شعبۂ اردو، جموں یونیورسٹی نے کہا کہ گلزار کی شاعری کی ستائش تو ہوئی لیکن ان کے نثر پر توجہ کم ہوئی۔ گلزار کی نثر بھی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ جس پر وہ ایک پی ایچ ڈی بھی کروا رہے ہیں۔

پروفیسر فاروق بخشی، شعبۂ اردو نے کارروائی چلائی اور شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈین اسکول آف لینگویجس نے خیر مقدم کیا اور مہمانوں کا تعارف پیش کیا۔ دیدار اللہ کی قرأت کلام پاک اور ترجمانی سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

عابد عبدالواسع
پبلک ریلیشنز آفیسر

نوٹ:- خبر اور تصویر ای میل سے روانہ کی جارہی ہے۔